مطبوعات

سائنس کی دینیات مرتبہ: مظفر حسین صاحب ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب (لاہور)
ناشر: پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس۔ ۷ فرینڈز کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔
صفحات: سوا دو سو۔ کاغذ اچھا۔ طباعت مناسب، سرورق ٹپ اثر۔
قیمت: -/۲۰ روپے

ہمارے ہاں ایک اہم مبحث یہ چلا آ رہا ہے کہ سائنس کے متعلق اسلام کا رویّہ کیا ہے۔ اور موجودہ مادہ پرستانہ سائنس میں کس پہلو سے کجی و کوتاہی پائی جاتی ہے۔ مگر اس مبحث پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا۔ اور جو ہوا اس میں سے بہت کم حصہ وقیع ہے۔ پیش نظر کتاب فکری پیش قدمی کی آئینہ دار ہے۔ اوّل تو اس کا نام ہی خاصا انقلابی ہے اور پھر اندر کے جمع شدہ مقالات کو پڑھ کر ذہن کے سامنے سوچنے کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ زیادہ جگہ نہیں، اس لیے اس کا خلاصہ میں یوں بیان کرتا ہوں کہ سائنسی اور فلسفیانہ ذرائع سے جو حقیقتیں ہمارے سامنے آشکارا ہوتی ہیں اُن سب کو ایک حقیقتِ عظمٰی کے گرد جمع ہونا چاہیے اور اس سے مطابقت پیدا کرنی چاہیے، ورنہ جب تک انسانی ذہن اور عمل اور اجتماعیت کی تقسیم جاری رہے گی ایک لاینحل خلا موجود رہے گا۔ ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی کا مقالہ "نکتۂ توحید" اور "اسلام اور سائنس" اور "خرد کی نامسلمانی سے فریاد" از ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم سائنس کے متعلق اسلام کے توحیدی شعور کو خوب واضح کر دیتے ہیں۔ رہی سہی کسر مظفر حسین صاحب نے اپنے چار مقالات سے پوری کر دی ہے۔ جن میں ایک طرف قرآن و حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اور دوسری

طرف جدید سائنس دانوں اور مغربی مفکرین کے دلچسپ واقعات اور حوالے سامنے لائے گئے ہیں۔

یہ کتاب خوب پڑھی جانی چاہیے، بلکہ کسی مناسب سطح کی نصابی کتب میں شامل کی جانی چاہیے۔

اعجازِ بیان مجموعہ کلام: پروفیسر اسرار احمد خاں سیوہاروی۔ ناشر: ادارۂ آئینۂ ایام، ۵، ۱۷ اسی، سٹیلائیٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت درج نہیں۔

پروفیسر اسرار احمد خاں فکر و فن میں ہمارے دیرینہ رفیق ہیں اور اسلامی ادب کی صفِ اول سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ باوجود علالت اور کمزوری کے انہوں نے اپنا مجموعہ مرتب کر کے شائع کرا دیا، مگر کاش کہ وہ ایسی شان سے شائع ہوتا جیسے پروفیسر صاحب کا مقام ہے۔ ترجمان القرآن میں (خصوصاً اس شمارے میں) نمونۂ کلام پیش کرنا تو مشکل ہے، البتہ ان کے نظریۂ شعر و ادب کی ایک جھلک دکھائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:

— "میں اخلاق میں اضافیت کا قائل نہیں ہوں، اخلاقی قدریں پائیدار اور مستقل ہوتی ہیں"۔ (ص ۴)

— "ادب دراصل صورتِ احساس کی نقش گری کا نام ہے"۔ (ص ۱۱)

— "ادب ہماری زندگی کے ایک ایک گوشے میں جھانکتا ہے"۔ (ص ۱۲)

— "دیکھنے کی بات صرف یہ رہ جاتی ہے کہ مقصد بھلا ہے یا بُرا، اور یہ کہ مقصد کو کس ڈھنگ سے سمویا گیا ہے"۔ (ص ۱۴، ۱۵)

— "ایک قابلِ قدر تحریر ہمیشہ زندگی میں سے اسی طرح پھوٹ کر باہر نکلتی ہے، جس طرح کہ کسی پودے میں سے کوئی نئی کونپل پھوٹ کر ظاہر ہو"۔ (ص ۲۰)

— "اسلامی ادب کی اگر وسیع تعریف کریں تو ہر وہ ادب اس میں شامل ہے جس میں اسلام کی عطا کردہ اخلاقی قدروں کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہو" (ص ۴۸)

پورا مقدمہ بڑا مبسوط ہے۔

حمدیں اور نعتیں دونوں خاصی تعداد میں زینتِ آغاز ہیں۔ پھر نظمیں اور آخر میں غزلیں ہیں۔ ہم پُرخلوص جذبات کے ساتھ اعجازِ بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

صحیفہ ہمام ابن منبّہ از ڈاکٹر حمید اللہ (مقیم پیرس) ناشر: ملک سنز، کارخانہ بازار فیصل آباد۔ پاکستان۔ تازہ ایڈیشن۔ صفحات: ۱۴۶۔ قیمت: ۱۵/- روپے

اس کتاب کے اوّلین ایڈیشن پر ترجمان القرآن میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ ۵۸ھ سے قبل کی تالیف ہے۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ کے ایک شاگرد ہمام کے پیش کردہ مجموعہ پر مشتمل ہے جس کا تذکرہ مع اقتباسات کتبِ احادیث میں موجود ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں پورا مجموعہ شامل ہے۔ اسے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے برآمد کر کے شائع کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ چار سال تک سفر و حضر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اس عرصے میں حضرت ابوہریرہؓ نے جو کچھ حضورؐ سے سنا اور دیکھا اسے محفوظ رکھا اور پھر اس خزانۂ جواہر کو درس کے ذریعے عام کرتے رہے۔ ان سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے ۴۴۶ احادیث صحیح بخاری میں شامل ہیں۔ ان کے شاگرد ہمام ابن منبّہ نے اُن کی جمع کردہ احادیث ان سے سیکھیں اور ان کو مسلسل آگے منتقل کرتے رہے۔ اس طرح حضرت ابوہریرہؓ کی روایات کا مجموعہ محفوظ رہا جس کا نام "الصحیفۃ الصحیحۃ" تھا۔ اس مجموعے (اور بعض دوسرے مجموعے) کا وجود منکرینِ حدیث کے اس اعتراض کا مسکت رد ہے کہ حدیثیں بہت بعد میں مرتب ہوئیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ گھڑی گئیں۔

اس کا مقدمہ جناب پروفیسر غلام احمد حریری نے لکھا ہے۔

مکتوباتِ مودودیؒ بنام مولینا محمد چراغ مدظلہ
مرتب: جناب عبدالغنی عثمان، ایم۔ اے، بی۔ ایڈ۔
ناشر: انصاری پبلشرز۔ فیصل آباد۔
تقسیم کنندہ: مکتبۂ افکارِ اسلامی، کچہری بازار۔فیصل آباد۔ سفید کاغذ پر مناسب طباعت اور سادہ مگر اچھا سرورق۔ صفحات: ۸۰ قیمت: ۱۰/- روپے

واجب الاحترام مولینا محمد چراغ صدر مدرس، مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ، بزرگ علما میں سے ممتاز شخصیت ہیں۔ انہوں نے یہ روشن مثال قائم کی کہ حق کی آواز سُنی تو "دیوبندیت" کے گروہی حصار کو توڑ کر اس کی طرف لپکے۔ وہ تحریک اسلامی کی پُر خلوص محبت اور اس کے متوسلین کے ساتھ شفقتِ خاص رکھتے ہیں۔ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے ان کا اوّل روز سے گہرا تعلق قائم ہوگیا۔ اس کے بعد انہیں جس بھی مسئلے میں مولینا سے اختلاف ہوا اس پر انہوں نے خط وکتابت کی اور بلاتکلف انہوں نے اپنا ہر اشکال پیش کر دیا۔ مولینا مودودیؒ مرحوم محبی الاستاذ مولینا محمد چراغ صاحب کے خطوط اور سوالات واشکالات کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ اس پس منظر کے ساتھ اس مجموعۂ خطوط کی اہمیت ظاہر ہے جس میں ۳۶ غیر مطبوعہ ومطبوعہ خطوط شامل ہیں۔

دیباچہ مرتبِ مجموعہ عبدالغنی صاحب کا لکھا ہے اور مقدمہ حضرت مفتی سیّد سیاح الدین صاحب کاکاخیل کا ہے۔

سب سے بڑا انسان
مؤلف: سیّد نظر زیدی رفیق ادارۂ معارف اسلامی، لاہور۔
ناشر: اسلامک بک پبلشرز پوسٹ بکس نمبر ۲۰۲۱۰، الصفات، الکویت۔
اچھا کاغذ، اچھی طباعت، اچھا سرورق۔ صفحات: ۲۹۶، قیمت: ۳۰/- روپے
لاہور میں اسٹاکسٹ: المنار بک سنٹر، منصورہ، لاہور ۱۸

ہمارے دوست اور پرانے ہم قلم سیّد نظر زیدی اپنی دوسری صلاحیتوں کے ساتھ

یہ ملکہ بھی رکھتے ہیں کہ بچوں کے لیے آسان زبان میں تعمیری مواد پیش کر سکتے ہیں۔ اس مرتبہ اُنھوں نے بہت بڑا کام کیا ہے کہ بچوں کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آسان زبان اور دلچسپ پیرائے میں لکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑی حد تک اس میں کامیاب رہے ہیں۔ اس کتاب کو والدین اپنے بچوں کے لیے ضرور خریدیں اور مدارس کی لائبریریوں میں بھی اس کو پہنچنا چاہیے۔ بلکہ کیا ہی اچھا ہو کہ ساتویں درجے سے دسویں درجے تک کے طلبہ کے لیے اسے نصابی کتب میں شامل کیا جائے۔

BANGSAMORO | انگریزی میں تالیف: صلاح جبیر۔

ناشر: ادارۂ معارف اسلامی۔ منصورہ، لاہور ۱۸۔ معیارِ طباعت مناسب۔ ٹائٹل خوشنما، صفحات: ۱۶۰، قیمت: ۴۰/- روپے۔

انتہائی اختصار کے ساتھ اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ فلپائنی مسلمانوں کو آج زندگی و موت کی جس کشمکش کا سامنا ہے، اُسے سمجھنے کے لیے پہلی بار پاکستان میں ایسی جامع کتاب شائع ہوئی ہے۔ فلپائن کا جغرافیہ، اس کی تاریخ، اس پر استعماریت کا سایۂ بد، مسلم آبادی کا جنوبی حصہ، داستانِ آزادی اور مسلمانوں کے ساتھ فریب، مسلمانوں پر بھاری مظالم، پھر مسلمانوں کی جوابی تحریکِ بقاء۔ اِن سارے احوال کو اس کتاب میں خوبی سے بیان کر دیا گیا ہے۔ عالمی ملّت اسلامیہ سے وارفتگیٔ دل رکھنے والوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے، خصوصاً صحافیوں، مصنفین، اساتذہ اور سیاسی حضرات کو۔